

12658 - اعتكاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

سوال

میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اعتكاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کیا تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اعتكاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کامل آسان تھا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں لیلة القدر کی تلاش میں ایک بار رمضان کا پہلا اور درمیانہ عشرہ اعتكاف کیا، پھر ان پر یہ ظاہر ہوا کہ لیلة القدر آخری عشرہ میں ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عشرہ کا اعتكاف ہمیشگی کے ساتھ کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اپنے رب سے جاملے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں ایک بار آخر عشرہ کا اعتكاف نہ کیا تو اس کی قضاء میں شوال کا پہلا ہفتہ اعتكاف کیا . صحیح بخاری اور صحیح مسلم .

اور جس برس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس برس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس روز کا اعتكاف کیا . دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر (2040) .

کہا جاتا ہے کہ: اس کا سبب یہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی موت کا علم ہوچکا تھا اس لیے انہوں نے چاہا کہ خیر و بھلائی کے کام زیادہ کر لیے جائیں تا کہ وہ اپنی امت کے لیے یہ بیان کر دیں کہ جب وہ آخر اعمال میں پہنچیں تو اعمال صالحہ کثرت سے کرنے کی کوشش کریں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بہتر حالت میں مل سکیں.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: اس کا سبب یہ تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا ایک بار دور کیا کرتے تھے اور جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض ہوئی اس برس دوبار دور کیا تو اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوبار جتنا اعتكاف کیا .

اور اس سے بھی قوی سبب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس برس بیس ایام کا اعتكاف کیا اس سے پہلے برس آپ سفر پر تھے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

(ابي بن كعب رضي الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں کہ رسول كريم صلي الله عليه وسلم رمضان المبارك کا آخري عشرہ اعتكاف کیا کرتے تھے تو ايك سال آپ سفر پر چلے گئے اور اعتكاف نہ كرسكے لہذا آئندہ برس نبی كريم صلي الله عليه وسلم نے بیس یوم کا اعتكاف کیا . اسے نسائي اور ابوداود نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ نسائي شریف كے ہیں، اور ابن حبان وغیرہ نے اسے صحيح قرار دیا ہے . اھ فتح الباري .

نبی كريم صلي الله عليه وسلم خیمہ لگانے کا حکم دیتے تو ان كے لیے مسجد میں خیمہ نصب كریا جاتا تو رسول كريم صلي الله عليه وسلم لوگوں سے علیحدگی میں اس خیمہ میں رہتے اور اپنے رب سے لگاؤ لگالیتے حتی کہ واقعتا ان كے لیے خلوت پوري ہوگئی .

اور ايك بار نبی كريم صلي الله عليه وسلم نے چھوٹے سے تركي خیمہ میں اعتكاف کیا اور اس كے دروازے پر چٹائي لٹكائي گئی تھی . صحيح مسلم حديث نمبر (1167)

ابن قيم رحمه الله تعالى زاد المعاد میں كہتے ہیں:

یہ سب كچھ اعتكاف کا مقصد اور اس كی روح كے حصول كے لیے ہے، اس كے برعكس جو كچھ جاہل لوگ كرتے ہیں اور اعتكاف كو عیش وعشرت اور ملنے جلنے كی جگہ بنالیتے ہیں، اور وہاں آپس میں گفتگو اور گپیں ہانكتے رہتے ہیں تو اعتكاف کا ايك رنگ تو یہ ہے اور اعتكاف نبوي كا رنگ اور ہے .

دیکھیں: زاد المعاد (2 / 90)

اور نبی كريم صلي الله عليه وسلم اعتكاف كی حالت میں مسجد كے اندر ہی رہتے وہاں سے صرف ضرورت كی بنا پر ہی باہر تشریف لے جاتے تھے .

عائشہ رضي الله تعالى عنها بیان كرتي ہیں كہ: جب رسول كريم صلي الله عليه وسلم اعتكاف كی حالت میں ہوتے تو ضرورت كے بغیر گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے . صحيح بخاري حديث نمبر (2029) اور مسلم كی روایت میں یہ الفاظ ہیں كہ: (انساني حاجت كے بغیر نہیں آتے تھے) امام زهري رحمه الله تعالى نے اس كی ہے كہ پیشاب اور پاخانہ كے لیے باہر نكلتے .

نبی كريم صلي الله عليه وسلم دوران طواف اپنی صفائي كا بھی خیال ركھتے اور مسجد سے ہی اپنا سر مبارك عائشہ رضي الله تعالى عنها كے حجرہ میں كرتے تو وہ نبی كريم صلي الله عليه وسلم كا سر دھوتیں اور كنگھی كریتی تھیں .

عائشہ رضي الله تعالى عنها بیان كرتي ہیں كہ: نبی صلي الله عليه وسلم اعتكاف میں ہوتے تو میري طرف اپنا سر كرتے تو میں حالت حیض میں ہی انہیں كنگھی كرتي تھی .

اور ایک روایت میں ہے کہ: میں ان کا سر دھوتی تھی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2028) صحیح مسلم حدیث نمبر (297) تسریح کا معنی سر میں کنگھی کرنا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اور حدیث میں خوشبولگانے اور صفائی اور غسل کرنے مونڈنے اور بناؤ و سنگھار کرنے کا جواز پایا جاتا ہے، اور جمہور علماء اسی پر ہیں کہ اعتکاف میں وہی چیز مکروہ ہے جو مسجد میں مکروہ ہے۔ اھ

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ جب آپ اعتکاف کی حالت میں ہوتے نہ تو مریض کی عیادت کرتے اور نہ ہی جنازہ میں شریک ہوتے، یہ اس لیے تھا کہ سارا وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات پر توجہ مرکوز رہے، اور اعتکاف کی حکمت پوری اور مکمل ہو اور وہ حکمت لوگوں سے علیحدگی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگاؤ ہے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: (اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ تو مریض کی عیادت کے لیے جائے اور نہ ہی جنازہ میں شریک ہو، اور نہ ہی بیوی سے مباشرت کرے اور اسے چھوئے، اور کسی بھی ضرورت کے لیے وہاں سے نہ نکلے لیکن جس ضرورت کے پورے کیے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اس کے لیے نکل سکتا ہے) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2473) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح ابوداؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ نیل الاوطار میں کہتے ہیں:

" بیوی کو نہ تو چھوئے اور نہ ہی مباشرت کرے " اس سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جماع مراد لیا ہے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کی حالت میں ہوتے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات آپ کی زیارت کے لیے تشریف لاتیں تو اور جب وہ جانے کے لیے اٹھتیں تو آپ انہیں گھر تک پہنچانے کے لیے ان کے ساتھ تشریف لے جاتے، اور یہ رات کے وقت ہوتا تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مسجد میں ان کے اعتکاف والی جگہ میں آئیں اور کچھ دیر ان کے ساتھ بات چیت کرتی رہیں، اور پھر واپس جانے کے لیے اٹھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ انہیں واپس پہنچانے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یعنی ان کے گھر پہنچانے کے لیے۔ صحیح بخاری (2035) صحیح مسلم (2175)

خلاصہ یہ ہوا کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف آسان و سہولت کا نشان تھا نہ کہ سختی و شدت کا،

اور رسول كريم صلي الله عليه وسلم كا سارا وقت الله تعالى كے ذكر اور ليلقة القدر كي تلاش ميں الله تعالى كي طرف متوجه رہنے اور اس كي اطاعت وفرمانبرداري ميں بسر ہوتا تھا۔

مزید تفصیل کے لیے ابن قیم كي زاد المعاد (2 / 90) اور ڈاکٹر عبداللطيف بالطوكي الاعتكاف نظرية تربوية دیکھیں۔

والله اعلم .